آسان خطوط نویسی

مُصنّف

حافظ منظور الحسن دربھنگوی

مکتبہ گلستانِ ادب ۹۹۸ گلی مدرسہ والی مٹیا محل
جامع مسجد دھلی ۱۱۰۰۰۶

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تعداد اشاعت ـــــ ایک ہزار
تاریخ ـــــ ۱۹۷۹ء
قیمت ـــــ دو روپے
مطبوعہ ـــــ جمال پریس دہلی

مکتبہ گلستان ادب ۹۹۸ مدرسہ الٰی گلی ٹلیا محل جامع مسجد دہلی

پیش لفظ

اُردو زبان میں خطوط نویسی سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں جو یقیناً قابل قدر ہیں اور مفید بھی

لیکن ان کتابوں میں جو خطوط کے نمونے دیئے گئے ہیں وہ اپنی جگہ ایک واحد نمونہ ہے۔ اتنی آسان زبان میں اس کو لکھا گیا ہے کہ ہر کم پڑھے لکھے اس کو آسانی سے سمجھ سکے اور اپنی آسان زبان میں خط و کتابت کر سکے

یہ کتاب مذکورہ بالا مقاصد کے پیش نظر اگرچہ اب بھی نا تمام ہے لیکن وقت کی تنگی اور ضرورت کے شدید تقاضے اور جذبۂ رفاہ عام نے اس شکل میں لانے پر مجبور کر دیا۔ اگر اس کتاب کو اللہ نے عام مقبولیت بخشی تو انشاء اللہ آئندہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے میں دلچسپی لی جائے گی۔ فقط

منظور الحسن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خط لکھنے کا طریقہ

یاد رکھیے جس کے نام خط لکھا جاتا ہے وہ مکتوب الیہ کہلاتا ہے۔ اس لئے مکتوب الیہ کا پتہ ہمیشہ صاف اور خوشخط اردو انگریزی یا ہندی میں لکھیں تاکہ بغیر کسی دقّت کے پوسٹ مین مکتوب الیہ کے گھر، دوکان، آفس، ہوسٹل یا جہاں کا بھی پتہ ہو وہاں آسانی سے پہنچا دے۔ اگر مکتوب الیہ کا پتہ صاف نہ لکھا گیا ہو اور ٹھیک سے پڑھا نہ جاسکتا ہو تو وہ خط کبھی بھی مکتوب الیہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ لہذا پتہ ہمیشہ صاف اور خوشخط لکھیں۔ ذیل میں ہم اس کا نمونہ دیتے ہیں۔ اس کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔

ٹکٹ

پتہ

منیجر صاحب
مکتبہ گلستانِ ادب، مدرسہ والی گلی۔ مٹیا محل
دہلی ۱۱۰۰۰۶

ہمیشہ پتہ اس طرح لکھیں جیسے صفحہ ۴ پر لکھا گیا ہے۔ یعنی پوسٹ کارڈ کے داہنی طرف لکھیں۔ ویسے تو سرکار نے جو پوسٹ کارڈ ایجاد کیا ہے آسانی کے لئے اس پر لکھ دیا ہے کہ یہاں پر نام اور پتہ لکھیں۔ اس سے خط لکھنے والے کو پتہ لکھنے میں آسانی ہوگئی ہے لیکن یہ نشان صرف پوسٹ کارڈ پر ہے اور اگر کسی کو لفافہ پر پتہ لکھنا ہو تو وہ کیا کرے لہذا لفافہ کے داہنی طرف سب سے اوپر جہاں ٹکٹ لگا ہوا ہے تو آپ ٹکٹ کے نیچے ہی مکتوب الیہ کا نام و پتہ۔ مکان نمبر کس محلہ میں رہتے ہیں۔ ضلع کیا ہے اور کس صوبہ سے تعلق رکھتے ہیں لکھ کر لیٹر بکس میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بہت ہی آسانی سے مکتوب الیہ تک خط پہنچ جائے گا اور ظاہر ہے اگر ان تک خط پہنچ گیا تو آپ کو ہفتہ دس دن کے اندر اس کا جواب بھی آجائے گا۔ اس لئے ان باتوں کا ہمیشہ خیال رکھیں اور پتہ لفافہ اور پوسٹ کارڈ کے دائیں طرف ہی خوشخط اور صاف لفظوں میں لکھیں۔

دوسری بات یہ کہ جو زبان آسانی سے بول سکتے ہوں اسی زبان میں خط و کتابت کریں اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ آپ اپنی بات پورے طور پر بیان کرسکیں گے جو بات لکھیں چھوٹے چھوٹے جملوں میں لکھیں تاکہ جس کو آپ نے خط لکھا ہے وہ آپ کی بات پوری طرح سمجھ سکے۔ الفاظ بھی آسان استعمال کریں تاکہ آپ کی تعریف بھی ہو۔ اب آگے میں آپ کو مضمون بتلاؤں گا کہ چھوٹوں کو کس القاب

سے مخاطب کیا جائے گا اور بڑوں کو کس القاب سے۔ لہذا اس کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ چھوٹے کا القاب بڑے کو اور بڑے کا القاب چھوٹے کو لکھ دیں۔ لہذا ہمیشہ دھیان دے کر خط لکھا کریں۔

سب سے پہلے ہم پوسٹ کارڈ یا کاغذ پر جو خط لکھیں گے تو تاریخ ڈالیں گے۔ کاغذ یا پوسٹ کارڈ کے سب سے آخری حصہ کے دائیں طرف، اس لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم سب سے پہلے مہینوں کا نام لکھیں۔

آپ کی آسانی کے لئے میں مہینوں کے نام درج کر رہا ہوں

اُردو مہینوں کے نام	انگریزی مہینوں کے نام
محرم	جنوری
صفر	فروری
ربیع الاول	مارچ
ربیع الثانی	اپریل
جمادی الاول	مئی
جمادی الثانی	جون
رجب	جولائی
شعبان	اگست
رمضان	ستمبر
شوال	اکتوبر
ذی قعدہ	نومبر
ذی الحجہ	دسمبر

بیٹے کا خط باپ کے نام

محمد رضوان الحسن شانتا نرسری اسکول موتیوا اان دہلی

مورخہ یکم جنوری ۱۹۷۹ء

پدر بزرگوار السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۳۰ دسمبر ۱۹۷۸ء کو میں بخیریت دہلی پہنچ گیا ہوں اور یکم جنوری سے میں نے اسکول میں پھر سے پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ ہیڈ مسٹریس دوبارہ داخلہ نہیں لے رہی تھیں۔ جب آپ کا خط ان کو دکھلایا جب انہوں نے داخلہ پھر سے کر لیا اور اللہ کا شکر ہے کہ میں پڑھ رہا ہوں۔

ابا جان میں نے گھر جا کر بڑی بھول کی اور یوں ہی گھر پر وقت برباد کرتا رہا۔ اگر آپ کی باتوں کو مانتا تو میرا ایک سال برباد نہ ہوتا۔ ابا جان آپ میری خطا کو معاف فرما دیں۔ آئندہ کبھی بھی آپ کی باتوں کو نظر انداز نہیں کروں گا۔

ابا جان آپ مطمئن رہیں اب میں آپ کی باتوں کو مانوں گا اور آپ کے کہنے پر عمل کروں گا۔ آپ نے جو روپے مجھے خرچ اور فیس وغیرہ کے لئے دیئے تھے۔ وہ تمام روپے میں نے ہیڈ مسٹریس کے پاس جمع کر دیئے ہیں تاکہ دوستوں کے ساتھ مل کر فضول خرچی نہ کر سکوں اور جلد ہی روپے خرچ نہ ہو جائیں۔ میں نے سوچا ہے کہ اپنے تمام دوستوں سے

الگ تھلگ رہوں اور جی لگا کر پڑھوں۔ آپ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ مجھ کو استقامت دے۔ آمین۔

دوسری بات یہ کہ میں نے آپ کے کہنے سے نماز بھی پڑھنی شروع کر دی ہے اور فجر کے بعد قرآن شریف اور تھوڑا سا ترجمہ بھی پڑھ لیتا ہوں۔ اس کے بعد کلاس کا کام کرتا ہوں۔

والدہ صاحبہ کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔ عرفان کے لئے میں جلد ہی ایک عمدہ سی منی کتاب اور لال رنگ کی ٹوپی کسی جانے والے کی معرفت بھیجوں گا۔ آپ اپنی صحت کا خیال رکھیں گے۔ اور برابر خط سے مطلع کریں گے۔ اب آپ اطمینان رکھیں۔ میں کسی قسم کی کوئی غلط حرکت نہ کروں گا۔ جس سے آپ کو صدمہ پہنچے۔

آپ کی دعا کا طالب

رضوان الحسن

باپ کا خط بیٹے کے نام

منظور الحسن

از یکھنی ضلع مدھوبنی (بہار)

نور چشم بابو رضوان احمد سلمہ

بعد دعا واضح ہو کہ تمہارا لکھا ہوا خط ملا۔ پڑھ کر دلی مسرت

ہوئی۔ نور چشم تم نے جو لکھا ہے کہ میرا ایک سال برباد ہو گیا۔ میں تم کو انہیں دنوں کے لئے سمجھا رہا تھا۔ لیکن تم نے نہیں مانا اور تمہارا ایک سال برباد ہو ہی گیا۔ بہر حال بیٹے گزرے ہوئے دنوں کو یاد کرنا اچھی بات نہیں۔ جو خدا کو منظور تھا وہ ہوا۔ اب تم اس طرح پڑھو کہ اپنے ساتھیوں میں سب سے اچھے نمبر لاکر دکھلا دو۔ اگر محنت سے پڑھو گے تو مجھے امید ہے کہ ایک سال میں دو سال کا کورس پورا کر لو گے۔ خوشی ہوئی کہ تم کو اپنی غلطی کا احساس تو ہوا۔

دوسری بات یہ کہ تم نے لکھا ہے فجر کی نماز کے بعد تم قرآن شریف کی تلاوت اور تھوڑی تفسیر بھی پڑھتے ہو۔ یہ بات جب تمہاری والدہ سے میں نے کہی تو خوشی سے اُن کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے اور اسی وقت دو رکعت نفل پڑھی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

بہر حال میرے اچھے اور نیک بیٹے تم خوب محنت سے پڑھو اور ایک بات کا خیال رکھنا کہ کبھی بھی کسی سے نہ لڑو گے اور اپنے استاد کی ہمیشہ عزت کرو گے کیونکہ استاد والد کے برابر ہوتا ہے ہمیشہ ان سے دعا لیتے رہو۔

گھر میں سب اچھے ہیں۔ خط برابر لکھتے رہا کرو اور وہاں کے کیا حالات ہیں۔ وہ بھی لکھا کرو۔

فقط دعا گو

تمہارا والد

بیٹے کا خط والدہ کے نام

جاوید علی خاں ۔
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۷۹ء

محترمہ والدہ صاحبہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے امتحان میں کامیابی عطا کی ۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ میں بہت اچھے نمبروں سے کامیاب ہوا ہوں ۔ اس کے لئے اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے ۔ یہ اللہ ہی کا فضل ہے اور آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ آج میں یہاں تک پہنچ گیا ہوں تمام استاد میری تعریف بھی کر رہے ہیں ۔ میں بہت ہی جلد حاضر خدمت ہو رہا ہوں ۔ آپ لوگوں سے ملنے کے لئے دل بے چین ہے لیکن ابھی کالج بند نہ ہونے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتا ۔ پڑھائی جاری ہے ۔ اگر میں گھر چلا گیا تو میرے ساتھی مجھ سے آگے نکل جائیں گے ۔ اس وجہ سے گھر آنا ملتوی کر دیا ۔ پندرہ فروری سے چھٹی ہو رہی ہے ۔ انشاء اللہ میں اسی دن شام کی گاڑی سے روانہ ہو کر دوسرے دن گیارہ بجے اپنے اسٹیشن گھوگھر ڈیہا پہنچ جاؤں گا اسٹیشن سے گھر تک جانے میں سواری کا کوئی خاص انتظام نہیں

ہے ۔ اس لئے بیل گاڑی بھجوا دیں

ابا جان نے جو روپے بھیجے تھے ۔ وہ ابھی میرے پاس موجود ہیں خرچ بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ کرایہ کا بندوبست ہے ۔ آپ کے لئے تفہیم القرآن جو چھ حصوں پر مشتمل ہے لیکر آ رہا ہوں ۔ یہ تفسیر بہت ہی عمدہ انداز میں لکھی گئی ہے ۔ جب آپ پڑھیں گی تو تعریف کئے بغیر نہ رہ سکیں گی ۔

والسلام
آپ کا بیٹا
جاوید

والدہ کا خط بیٹے کے نام

نور نظر لخت جگر خوش رہو۔

تمہارا لکھا ہوا خط موصول ہوا ۔ جس سے معلوم ہوا کہ تم اپنے امتحان میں اول نمبر کامیاب ہوئے ہو ۔ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی میں اسی وقت اپنے خدا کے سامنے سجدہ ریز ہوگئی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ اسکول بند ہوتے ہی گھر چلے آؤ ۔ تم سے ملنے کے لئے دل اس قدر پریشان ہے کہ کچھ نہیں کہہ سکتی ۔ انشاء اللہ مقررہ تاریخ پر بیل گاڑی بھجوا دوں گی ۔ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ تمہارے ابا جان

تمہارے پاس ہونے کی خوشی میں ایک بہت ہی شاندار پارٹی دینے والے ہیں ۔ لہذا تیاری شروع ہو گئی ہے ۔ صرف تمہارے آنے کی دیر ہے ۔ تم آؤ تو اس مرتبہ دل کھول کر ابا جان خرچ کریں گے ۔ عذرا بھی بہت خوش ہے ۔ سلام کہتی ہے ۔ عذرا کے لئے ایک اچھی سی لال رنگ کی اوڑھنی کا مدار لیتے آنا ۔

والدعا
تمہاری والدہ
فرزانہ

پوتے کا خط دادا کے نام

ریاض علی ۔ آزاد اٹیچی ہاؤس صدر بازار دہلی
مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۷۹ء

محترم المقام دادا جان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں گھر سے دہلی آرام سے پہنچ گیا اور کام میں مشغول ہو گیا ہوں خط لکھنے میں اس وجہ سے دیر ہوئی کہ ادھر کارخانہ دار صاحب موجود نہیں تھے ۔ سوچا کہ جب وہ آجائیں گے تو ایک ہی ساتھ خیریت اور کام کے متعلق بھی لکھ دوں گا ۔ اللہ کا شکر ہے کہ کام پر لگ گیا ہوں ۔ آپ نے جو دوائی کا نسخہ آتے وقت دیا تھا ۔ وہ بالکل محفوظ ہے اور انشاءاللہ اسی ہفتہ دوا خرید کر پوسٹ پارسل سے روانہ کر دوں گا ۔ آج ایک خوشخبری سناتا ہوں ۔ وہ یہ کہ سنار بھائی سے اچانک ملاقات ہو گئی ۔ دوران گفتگو روپے نہ بھیجنے کے متعلق بھی کہہ دیا اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ اب برابر روپے بھیجتا رہوں گا ۔

میں اپنے کارخانہ دار سے بات چیت کر کے ان کو بھی اس کارخانہ میں کام دلوانے کی کوشش کروں گا ۔ تاکہ ایک جگہ رہ کر حالات سے آگاہی ہوتی رہے ۔

آپ اپنی صحت کا پورا خیال رکھیں ۔ ڈاکٹر نے پرہیز

بتلایا ہے اس پر عمل کریں۔ بد پرہیزی سے دوا بھی کارگر نہیں ہوتی۔ واپسی ڈاک سے اپنی خیریت اور صحت سے متعلق مطلع فرمائیں گے۔ کارخانہ کے تمام لوگ آپ کو سلام کہتے ہیں۔ فقط

آپ کا پوتا
ریاض علی

دادا کا خط پوتے کے نام

از مونگیر
۲ر فروری ۱۹۷۹ء

میرے عزیز پوتے خوش رہو۔

تمہارا لکھا ہوا خط ملا۔ پڑھ کر حالات معلوم ہوئے۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ تم کام پر لگ گئے ہو اور کام کر رہے ہو۔ دوسری خوشی اس بات کی ہوئی کہ تمہاری ملاقات ستار سے ہو گئی اور وہ روپیہ گھر نہ بھیجنے پر بے حد نادم ہوا اور تم اپنے ہی کارخانہ میں کام پر لگوانے کی کوشش کر رہے ہو۔ بہرحال جیسا مناسب سمجھو کرو۔ پہلے تو تمہارا خط ملا اور اس کے ۴ دن بعد تم نے جو دوا کا پارسل بھیجا تھا وہ بھی ملا۔ دوا میں نے ڈاکٹر کو دکھلائی۔ انہوں نے دوا کھانے کی اجازت دے دی ہے اور میں نے دوا کھانا بھی شروع کر دیا ہے

میرے عزیز پوتے تم نے جو لکھا ہے کہ پرہیز بہت ضروری ہے تم تو جانتے ہی ہو کہ ڈاکٹر صاحب جو کچھ کھانے کو بتلاتے ہیں وہی کھاتا ہوں۔ اور انہیں کے مشورہ پر عمل کرتا ہوں۔

اللہ کا فضل ہے کہ قدرے حالات بہتر ہیں اور اب اٹھنے بیٹھنے میں تکلیف بھی کم ہوتی ہے۔ نماز بھی اب کھڑے ہو کر پڑھنے لگا ہوں۔ اللہ تبارک و تعالی سے دعا ہے کہ وہ مجھے مکمل تندرستی عطا فرماوے۔ آمین کیونکہ پردیسیوں کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

تم برابر خط لکھتے رہا کرو۔ یہاں تو تم جانتے ہی ہو کہ پوسٹ آفس کتنی دور ہے . . . . اور مجھے لاٹھی کا سہارا لے کر وہاں آنے جانے میں قریب دو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ تم اپنی خیریت برابر لکھتے رہا کرو اور تندرستی کا خیال رکھو۔ صاف ستھرے ہوٹل میں کھانا کھایا کرو۔ دلی جیسے شہر میں اچھے ہوٹل بھی ہیں۔ اکثر جگہ باسی سالن ملتا ہے۔ اس کا خیال رکھو۔ تمہاری دادی تم کو دعا کہتی ہیں۔ فقط والدعا

تمہارا دادا
ظہیر

نواسے کا خط نانا کے نام

امجد علی خاں - قصبہ گوہانہ ضلع مظفر نگر یو.پی

مورخہ ۴؍ فروری ۱۹۷۹ء

محترم المقام جناب قبلہ ناناجان مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا - محترمہ والدہ کے خط سے آپ کی ناسازیٔ طبیعت کے بارے میں معلوم ہوا - اب آپ کی طبیعت کیسی ہے واپسی ڈاک سے اپنی خیریت لکھیں - تاکہ دل کو کچھ اطمینان ہو - والدہ کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر نے آپ کو تمام چیزیں کھانے سے منع کر دیا ہے - سوائے دودھ اور روٹی کے - بہرحال ڈاکٹر صاحب نے جو بتلایا ہے اسی پر عمل کریں اور نماز میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ بیماری سے نجات دے - سردی کا موسم ہے - وضو گرم پانی سے ہی کریں اور اگر پانی نقصان دے تو تیمم کر لیا کریں - کیونکہ ایک نماز کی کتاب میری نظر سے گذری ہے جس میں نماز کی تمام خوبیوں کو اور ایک ایک لفظ کھول کھول کر بیان کیا ہے - شاید اس کتاب کا نام ہے "آؤ نماز سیکھیں" - اس کے مرتب حافظ منظور الحسن صاحب ہیں - بہت ہی آسان زبان میں

کم پڑھے لکھے لوگوں کے لئے مرتب کیا ہے اور بتلایا ہے کہ وضو کے طریقے، تیمم کے طریقے اور نماز کے متعلق ہر چیز اس میں لکھی ہوئی ہے اور سب سے بڑی خوبی میں نے اس کتاب میں یہ دیکھی ہے کہ عربی کا ترجمہ بھی آسان اردو میں لکھ دیا گیا ہے - تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ بندہ اپنے خدا سے جو کہتا ہے - وہ کیا کہتا ہے -

اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے تاکہ لوگ نماز کے طریقے سیکھ سکیں - ایک کتاب آپ بھی منگوالیں - اس میں قریب قریب تمام مسائل بیان کئے گئے ہیں - اپنی خیریت سے بواپسی ڈاک مطلع فرمائیں -

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو ہمارے سروں پر بہت دنوں تک قائم رکھے - آمین

والسلام

آپ کا نواسہ

امجد علی خاں

نانا کا خط نواسے کے نام

محمد اکرم ، مدھوبنی ۔ بہار
مورخہ ۶ر فروری ۱۹۷۹ء

عزیزمن امجد سلمہٗ

بعد دعا واضح ہو کہ تمہارا لکھا ہوا خط ملا ۔ بڑی مسرت ہوئی تمہاری والدہ نے جو لکھا تھا ۔ وہ بالکل درست تھا ۔ میری طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی اور اب اللہ کا شکر ہے کہ اچھا ہوں ۔ ڈاکٹر نے تو اس قدر پرہیز کروایا کہ دانے دانے کو ترس گیا ۔ جی چاہتا تھا کہ اناج کی قسم میں کوئی چیز کھاؤں ۔ لیکن ڈاکٹروں نے سوائے دودھ اور دوا کے کچھ کھانے نہ دیا وہ بس یہی کہتے رہے کہ مرض خطرناک ہے ۔ غذا کھاتے ہی بیماری میں اضافہ ہو سکتا ہے ۔ لہذا پرہیز ہی کو بہتر سمجھا ۔ اب سب کچھ کھانے لگا ہوں ۔ نماز پڑھنے میں بڑی تکلیف ہوتی تھی کیونکہ ڈاکٹر کہتا تھا کہ پانی بھی نہ چھوئیں لہذا تیمم کر کے نماز پڑھتا رہا ۔ زیادہ تر نماز بیماری کی حالت میں بیٹھ کر ہی پڑھی ہے ۔ اور کبھی کبھی تو ایسا ہوا کہ بغیر تیمم اور وضو لیٹے لیٹے نماز پڑھ لی ۔ لیکن اب وہ کیفیت نہیں ۔ اب اچھی طرح چل پھر سکتا ہوں ۔

ایک کتاب "آؤ نماز پڑھیں" اگر کہیں مل جائے تو روانہ کر دو ۔ کیونکہ تمہاری نانی نے جس وقت سے اس کتاب کا نام سنا ہے ۔ تقاضا کر رہی ہیں کہ ایک کاپی منگوا دو ۔ بہرحال اگر وہاں نہ ملے تو جہاں بھی ملتی ہو وہاں خط لکھ دو کہ "آؤ نماز سیکھیں" نامی کتاب کے ۱۰ نسخے بذریعہ وی ۔ پی بھیج دیں میں وی ۔ پی چھڑا لوں گا ۔

باقی سب خیریت ہے ۔ تمہاری نانی تم کو دعا کہتی ہیں ۔ تمہاری والدہ اچھی طرح ہے ۔

والدعا
تمہارا نانا
اکرم

بھتیجے کا خط چچا کے نام

عرفان الحسن ۔ اسلامی مڈل اسکول کٹھونہ ضلع مدھوبنی (بہار)
مورخہ ۱۹ر فروری ۱۹۷۹ء

محترم المقام جناب چچا جان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ سے آپ کی خیر و عافیت نہ معلوم ہو سکی جس کے لئے تردد لگا ہوا ہے ۔ کیونکہ جب سے آپ کلکتہ گئے ہیں ۔ آپ کا کوئی خط نہیں آیا

آبا جان بھی آپ کے لئے کافی پریشان ہیں۔ زبیر بھائی ان دنوں کلکتہ سے آئے ہیں۔ انہی کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کلکتہ میں ہیں اور کام کر رہے ہیں اور آپ کا پتہ بھی انہوں نے ہی دیا ہے۔ لہٰذا خط پاتے ہی آپ اپنی خیریت اور مصروفیت سے فوراً آگاہ کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ میرا سالانہ امتحان مارچ کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے وقت بہت کم ملتا ہے۔ آج کل تمام کام کھیل کود چھوڑ کر سارا وقت پڑھنے میں لگا دیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے سالانہ امتحان میں فرسٹ ڈویژن سے کامیاب کرے۔ آمین۔ امتحان کے بعد فوراً ہی اسکول بند ہو جائے گا۔ اس کے بعد کہیں سیر و تفریح کرنے کے لئے جانے کا پروگرام ہے — والد صاحب سے میں نے اجازت لے لی ہے۔ چچی جان کہتی ہیں کہ تم کلکتہ اپنے چچا کے پاس چلے جاؤ اور اب کی چھٹی وہاں گزارو۔ آپ کا کیا مشورہ ہے۔ خلاصہ تحریر کریں گے۔ اپنی خیریت سے فوراً مطلع فرمائیں۔ چچی جان سلام کہتی ہیں۔ قبول فرمائیں۔ تمام بھائیوں، بہنوں کی طرف سے آپ کو سلام عرض ہے۔

والسلام

عرفان الحسن

چچا کا خط بھتیجے کے نام

محمد ظہور ۔ ناخدا مسجد۔ کلکتہ

مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۷۹ء

عزیز القدر لخت جگر بابو عرفان سلمہ اللہ تعالیٰ

تمہارا روانہ کردہ لفافہ ملا۔ پڑھ کر حالات معلوم ہوئے۔ تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ میں کلکتہ سیر و تفریح کے لئے آیا تھا۔ یہاں آکر جی کچھ اس طرح لگا کہ جانے کو جی نہیں چاہا۔ اس لئے یہاں میں نے نوکری کر لی ہے۔ سوچا تھا کہ ایک آدھ مہینے کام کرنے کے بعد بھائی صاحب کو خط سے مطلع کر دوں گا۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ میں خط لکھنے میں کتنا کاہل ہوں اور خط نہ لکھنے کی یہی وجہ ہے کہ آج کل کرتے کرتے اتنی مدت گزر گئی۔

بہر حال میں یہاں بہت ہی اچھی طرح ہوں۔ بھائی صاحب کو اطمینان دلا دو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ وہ میرے بھائی ہی نہیں ہیں میں تو سمجھتا ہوں کہ وہ میرے والد ہیں۔ جب میں چھوٹا سا تھا جب ہی والد صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔ انہوں نے مجھ کو کس ناز و نعم سے پالا۔ وہ میں ہی کچھ جانتا ہوں۔ اگر بھائی صاحب نہ ہوتے تو میں تباہ و برباد ہو کر در بدر کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا۔

بھائی جان تو تھے ہی ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ بھابی نے بھی مجھے
اپنے بیٹے سے کم نہ سمجھا ۔ اس لئے ان لوگوں کی مہربانی اور شفقت
جب یاد آتی ہے تو آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے ہیں
دوسری بات یہ کہ تم کلکتہ آنا چاہتے ہو ، تفریح کی غرض سے تو کچھ
دنوں کے لئے آجاؤ ۔ کیونکہ دیہات میں رہ کر انسان کچھ بھی سیکھ نہیں
پاتا ہے ۔ لہذا امتحان کے بعد تم یہاں چلے آؤ اور چھٹی میرے ہی
ساتھ گزارو ۔ یہاں تم کو سب کچھ مل جائے گا ۔ تمہیں تو معلوم ہی
ہے کہ میں نماز کتنی پابندی سے پڑھا کرتا تھا جب یہاں آیا تو مسجد
ناخدا کے امام صاحب کی قرأۃ سن کر اتنی خوشی ہوئی کہ میں یہاں
رہ گیا ۔ دن بھر تو کہیں بھی نماز پڑھ لیتا ہوں لیکن تین وقت کی نماز
یہیں پڑھتا ہوں ۔ کیونکہ امام صاحب کی قرأۃ سننے کے قابل ہے
جب تم یہاں آؤ گے تو تمہارا بھی جی قرأۃ سن کر خوش ہو جائیگا
میری طرف سے بھائی صاحب اور بھابی جان کو سلام
پہنچا دو اور اپنی چچی سے میرا اسلام کہنا
باقی سب خیریت ہے ۔ خط کا جواب جلد دو گے ۔

والدعا
تمہارا چچا
محمد ظہور

بھانجے کا خط ماموں کے نام

منظور الحسن ۔ مرکزی مکتبہ اسلامی چتلی قبر دہلی
مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۷۱ء

محترمی ماموجان! السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ ملا ۔ خیریت معلوم ہوئی ۔ یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی
کہ عزیزم رضوان نے سالانہ امتحان میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے
اس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ
قبلہ والد صاحب کی آنکھوں کی کافی تکلیف تھی ۔ ڈاکٹر نے مشورہ دیا
کہ ایک آنکھ نکلوالیں ۔ ورنہ دونوں آنکھ ضائع ہونے کا اندیشہ ہے
لہذا دربھنگہ ہوسپیٹل جاکر والد صاحب نے ایک آنکھ نکلوالی ہے
اس سے تکلیف نہیں لیکن دوسری آنکھ بھی ٹھیک نہیں ہے
کیونکہ موتیا بند کی وجہ سے دیکھ نہیں سکتے ۔ ڈاکٹروں نے صلاح
دی ہے کہ ابھی موتیا بند پکا نہیں ہے ۔ اس لئے ایک سال کے
بعد اپریشن کیا جائے گا ۔ اس لئے والد صاحب کو بڑی پریشانی ہے
کیونکہ آنکھ کے بغیر وہ کچھ کر ہی نہیں سکتے ۔

قبلہ والد صاحب آپ کو بہت یاد کرتے ہیں ۔ یہاں انور
قرآن شریف پڑھ رہا ہے گو کہ اسکول کے کام سے فرصت نہیں

پھر بھی تھوڑا سا وقت نکال کر دینی تعلیم اور قرآن شریف پڑھ لیتا ہے۔
دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو علم کی دولت عطا فرمائے۔ آمین
تیسری بات یہ ہے کہ آپ نے ایک کتاب طب کی اردو ایڈیشن
منگائی ہے۔ اردو ایڈیشن ان دنوں ختم ہے۔ چھپنے میں قریب ایک سال
لگ جائے گا۔ چھپنے کے بعد ہی روانہ کر سکوں گا۔
باقی سب خیریت ہے۔ اگر موقع ملے تو کم از کم ایک ہفتہ کے لئے
ضرور تشریف لائیں۔ والدہ بھی آپ کو بہت یاد کرتی ہیں۔ یہاں کے
تمام لوگوں کی طرف سے وہاں کے تمام لوگوں کو سلام عرض ہے۔

والسلام

آپ کا بھانجہ

منظور

ماموں کا خط بھانجے کے نام

از عابد حسین ۔ لکھنؤ بک ہاؤس، لکھنؤ

مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۷۹ء

عزیزم بابو منظور دعا

واضح ہو کہ تمہارا لکھا ہوا جوابی خط ملا پڑھ کر حالات معلوم ہوئے۔
بہت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ بھائی صاحب کی ایک آنکھ

ضائع ہو گئی اور دوسری آنکھ سے بھی دیکھ نہیں پاتے۔ موتیا بند کی وجہ سے
اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ ان کی دوسری آنکھ میں جلد روشنی بخشے۔
تم نے لکھا ہے کہ کچھ دنوں کے لئے میں تمہارے گھر آؤں۔ میرے
عزیز تم کو تو معلوم ہی ہے کہ میں کس قدر مشغولیت رکھتا ہوں۔ پھر بھی میں نے
تمہاری ممانی سے بات چیت کی ہے۔ لہٰذا میں دو دن کے لئے دہلی
آرہا ہوں۔ میرے ساتھ ہی تمہاری ممانی اور چھوٹے بھائی اور بہنیں
سب ہی آرہے ہیں۔ ہم لوگ سنیچر کی شام کو لکھنؤ ایکسپریس سے روانہ
ہو کر اتوار کی صبح دہلی پہنچ رہے ہیں۔ باقی بات وہاں آنے پر ہوگی۔
تمہاری ممانی سب کو دعا کہتی ہیں۔

والدعا

تمہارا ماموں عابد

چھوٹے بھائی کا خط بڑے بھائی کے نام

رضوان الحق   از دہلی یونیورسٹی

مورخہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۷۸ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوازش نامہ ملا۔ بڑی خوشی ہوئی کہ آپ سیر و تفریح کی غرض سے دہلی
تشریف لا رہے ہیں۔ ان دنوں ہمارے کالج میں ایک بہت بڑے

فنکشن کی تیاری ہو رہی ہے جو دسمبر کے آخیر ہفتہ میں ہوگا۔ اس لئے آپ جلد تشریف لائیں تاکہ اس فنکشن میں شرکت کرنے کا موقع مل جائے۔ یہاں قریب دو ہزار طلبا پڑھتے ہیں۔ یہ یونیورسٹی اپنی عجیب شان کے ساتھ تمام روایتوں کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ یہ فنکشن آزادی ایران سے متعلق ہو رہا ہے۔ کیونکہ شہنشاہ ایران نے جو ظلم وہاں کے عوام پر کیے تھے وہ کم نہ تھے۔ لیکن آج ان کو اس ظلم کا بدلہ مل رہا ہے۔ نتیجتہً ملک چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور ایران آزاد ہو گیا۔ ایرانیوں کو یہ آزادی اپنے بھائیوں کی شہادت کے بدلے میں ملی ہے۔ شہنشاہ ایران نے ہزاروں بے گناہوں کو بم سے اُڑوا دیا، اور ان کے گھروں پر بلڈوزر چلوا دیے تھے۔ آخر عوام میں بھی طاقت ہوتی ہے اور وہ طاقت ہے یکجہتی لہذا تمام آدمیوں نے متحد ہوکر شہنشاہ ایران سے جنگ کی۔ آخرکار وہ وہاں سے فرار ہو گئے۔ سب سے بڑی خوشی اور خوشی کی بات یہ ہے کہ اب ایران میں اسلامی حکومت قائم ہوگئی ہے۔ آیت اللہ خمینی صاحب کے ہاتھ میں اس ملک کی عنان ہے۔ خمینی صاحب بہت خوبیوں کے مالک ہیں۔ اسی آزادی ایران کی خوشی میں اس فنکشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس میں ایک ڈرامہ کھیلا جائے گا۔ اس موقع پر آپ ضرور تشریف لائیں۔ باقی سب خیریت ہے۔ قبلہ والد صاحب و والدہ صاحبہ کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔

والسلام
رضوان الحسن

بڑے بھائی کا خط چھوٹے بھائی کے نام

عرفان الحسن   از دربھنگہ میڈیکل کالج دربھنگہ
مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۷۸ء

برادر عزیز سلمہ

تمہارا روانہ کردہ خط ملا۔ پڑھ کر حالات معلوم ہوئے۔ برادر عزیز میرا دلی آنے کا ارادہ ابھی نہیں تھا۔ میں نے یونہی خط میں لکھ دیا تھا جب تمہارا خط والد اور والدہ کو دکھلایا تو ان لوگوں کو بڑی خوشی ہوئی اور والدہ صاحبہ بضد ہوگئیں کہ تم دلی ضرور جاؤ اور والد صاحب بھی کہنے لگے کہ جب تم دلی جانا ہی چاہتے ہو تو اس موقع پر چلے جاؤ۔ تاکہ رضوان سے بھی ملاقات ہوجائے اور وہ بھی خوش ہو جائے گا لہذا میں ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو دربھنگہ سے جینتی جنتا سے سوار ہوکر ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۹ء ۱۱ بجے دن دہلی پہنچ رہا ہوں۔ اگر ہو سکے تو اسٹیشن پر آجانا تاکہ مجھے کوئی دشواری تم تک پہنچنے میں نہ ہو۔ باقی سب خیریت ہے۔ والد اور والدہ دعا کہتے ہیں

والدعا
محمد عرفان الحسن

دوست کا خط دوست کے نام

شبیر احمد ۱۵۲۵ سوئیوالان دہلی
مورخہ ۷؍ مارچ ۱۹۷۸ء

محبی و مشفقی السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔ آپ سے ملے ہوئے کافی عرصہ ہوگیا۔ گھر گیا تھا کہ شاید آپ بھی ان دنوں بقرعید کے موقع پر گھر آئے ہوں گے۔ لیکن جب وہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ آپ ایک ہفتہ قبل ہی گھر سے اپنی جگہ پر جا چکے ہیں۔ بہت ہی افسوس ہوا کہ آپ جیسے مشفق دوست کی ملاقات سے محروم رہا۔ آپ کے بڑے بھائی سے آپ کا پتہ مانگا لیکن انھوں نے کہا کہ پتہ میرے پاس موجود نہیں ہے۔ گھر سے کہیں گئی ہوئی ہیں جب آئیں گی تو پتہ تلاش کرواکر دیدوں گا۔

بہرحال میں آپ کے بھائی کے پاس سے یونہی چلا آیا اور اس کے بعد میری چھٹی ختم ہو رہی تھی میں وہاں سے دہلی آگیا۔

کچھ دنوں بعد پٹنہ سے ایک شخص دلی تفریح کی غرض سے آئے تھے اور انھوں نے آپ کا پتہ بتلایا۔ اب خط لکھ رہا ہوں۔ آپ فوراً اپنی خیریت اور مصروفیت سے آگاہ فرماویں۔ آپ کے بچے وغیرہ کہاں

ہیں۔ آپ کس شعبہ میں کام کرتے ہیں۔ تحریر کریں۔ کیونکہ کچھ دنوں کے لئے میں پٹنہ جانا چاہتا ہوں۔ بغرض تفریح اگر آپ کو موقع ہو تو لکھیں تاکہ تاریخ مقررہ پر آپ بھی پٹنہ تشریف لائیں اور وہاں پوری بات چیت ہو۔ میرے عزیز دوست آپ کو معلوم نہیں کہ آپ سے ملنے کے لئے کس قدر دل تڑپ رہا ہے۔ بچپن میں ایک ساتھ کھیلے۔ جوانی میں یک بیک جدا ہو گئے۔ طالب علمی کے زمانے کی باتیں جو یاد آتی ہیں دل مسوس کر رہ جاتا ہوں اور کہنے لگتا ہوں کہ اے اللہ پھر وہ بچپن میرا لوٹا دے۔ لیکن ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ بچپن کی یادیں صرف باقی ہیں ان کا پلٹنا مشکل ہے۔ خط کا جواب جلد دیں گے۔ والسلام

آپ کا دوست
شبیر احمد

دوست کے خط کا جواب دوست کے نام

منظور الحسن۔ از پٹنہ (بہار)
۴؍جنوری ۱۹۷۹ء

محب ازلی و شفیق قلبی زادت شفقتہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا روانہ کردہ خط موصول ہوا جس وقت لفافہ کے پشت پر

آپ کا نام دیکھا آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ میرے دوست میں اپنی کیا سناؤں۔ اللہ کے فضل سے کام تو بہت عمدہ کر رہا ہوں چیف انجنیر کا اسٹینوگرافر ہوں اور ان دنوں پٹنہ میں پوسٹنگ ہے۔ یہ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ پٹنہ سیر و تفریح کے غرض سے تشریف لا رہے ہیں میں آپ کا بہت شدت سے انتظار کر رہا ہوں۔ آپ جلد سے جلد خط لکھیں کہ آپ کس تاریخ تک پٹنہ پہنچ رہے ہیں۔ تاکہ اطمینان ہو۔ میرے بچے ان دنوں گھر ہی ہیں اور بہت اچھے ہیں۔ ابھی ہفتہ گھر سے واپس آیا ہوں۔ گھر نزدیک ہونے کی وجہ سے پندرہ بیس دن میں گھر چلا جاتا ہوں اور دو ایک روز رہ کر پھر لوٹ آتا ہوں۔ بچے وغیرہ سب گھر رہتے ہیں اور میں یہاں صرف تنہا رہ رہا ہوں۔ آفس کی طرف سے کوارٹر ملا ہوا ہے۔ اتنا بڑا کوارٹر اور میں تن تنہا رہنے والا۔ والدہ ضعیف ہو چکی ہیں۔ اگر اہلیہ کو یہاں بلا لوں تو ان لوگوں کو تکلیف ہوگی۔ لہذا ان لوگوں کی زندگی تک بال بچوں کو گھر پر رکھنے کا ارادہ ہے۔ باقی خیریت ہے۔

آپ کب تشریف لا رہے ہیں۔ لکھئے اور آپ جب آئیں تو قیام میرے ہی یہاں کریں کسی اور جگہ ٹھہرنے کی ضرورت نہیں۔

میرے تمام دوستوں کی طرف سے آپ کو سلام عرض ہے۔

والسلام

منظور

سہیلی کا خط سہیلی کے نام

فرزانہ پروین

وومن کالج پٹنہ (بہار)

مورخہ ۱۵ ر مئی ۱۹۷۹ء

میری سب سے اچھی اور پیاری سہیلی سلام شوق۔

مدت ہو گئی۔ آپ کا دیدار کئے ہوئے۔ میں نہ سمجھتی تھی کہ تم اس قدر سنگدل نکلو گی۔ تمہاری شادی کو آج تقریباً تین ماہ ہو گئے لیکن تم نے ایک خط بھی نہیں لکھا۔ معلوم ہوتا ہے دولہا بھائی خط لکھنے کا موقع ہی نہیں دیتے۔ لیکن میں سمجھتی ہوں۔ ایسی بات نہیں ہوگی۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ تم ہی ان کو موقع نہیں دیتی ہوگی۔ سالہا سال کے بعد تو یہ سنہرا موقع ملا ہے۔ سوچتی ہوں گی جہاں تک ہو سکے خوب فائدہ اٹھانا چاہیے اور آپ فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ میری عزیز سہیلی اتنی سنگدل نہ بنو۔ خط کا جواب جلد دو۔ کیونکہ تین جون سے کالج میں گرمی کی چھٹی ہو رہی ہے۔ میرا ارادہ اس مرتبہ چھٹی گزارنے کے لئے دارجلنگ جانے کا ہے۔ اگر اس موقع پر تم ساتھ دو تو اچھا رہے گا۔ میری پوری فیملی اس گرمی میں دارجلنگ ہی رہے گی۔ ابو کہہ رہے تھے کہ رضوانہ کو بھی ساتھ لیتا جاؤں گا

تاکہ فرزانہ اور رضوانہ دارجلنگ کی سیر جی بھر کر کرلیں۔ اس موقع
سے آپ کو میرے ساتھ دارجلنگ جانا ضروری ہے اور دولھا بھائی
کو بھی ساتھ لے لیجیے تاکہ آپ کی تفریح میں کوئی کمی نہ آئے۔ خط
کا جواب جلد دیں۔ وقت کم رہ گیا ہے۔ خط کالج ہی کے پتہ پر
تحریر کریں۔

گھر میں تمام افراد کو سلام کہدیں۔

والسلام
تمہاری سہیلی
فرزانہ

سہیلی کے خط کا جواب سہیلی کے نام

رضوانہ بیگم
از لکھنو (یو۔پی)
مورخہ ۵ جنوری ۱۹۷۹ء

پیاری سہیلی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوازش نامہ ملا۔ پڑھ کر حالات معلوم ہوئے۔ تم نے جو بات لکھی
ہے وہ تو ایک حد تک صحیح ہو سکتی ہے۔ لیکن میرے نزدیک صحیح نہیں
ہے۔ جب سے میں یہاں آئی ہوں واقعی دنیا کی تمام چیزوں کو میں

بھول گئی ہوں۔ میرے شوہر بظاہر تو بہت ہی ماڈرن معلوم ہوتے
ہیں لیکن باطن میں اتنے نیک دل، خوش مزاج اور خدا رسیدہ ہیں کہ کچھ
بیان نہیں کر سکتی۔ یوں تو وہ مجسٹریٹ ہیں لیکن اللہ کی پناہ ان کے پاس
ہر موضوع پر اسلامی کتابیں ہیں۔ جب میں یہاں آئی تو سب
سے پہلے مجھے ایک کتاب تمہارے دولہا بھائی نے دی اور کہا کہ جب تک میں
آفس سے واپس آؤں اس وقت تک اس کتاب سے دل بہلاؤ۔
میں نے لے تو لی اور سوچتی رہی ناول ہے یا کوئی دوسری کتاب
تھوڑی دیر کے بعد جب میں تمام کام سے فارغ ہو گئی تو اس کو کھول کر
دیکھا۔ اس کتاب کا نام ہے تعمیر سیرت۔ اس کے مصنف مولانا
اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یعنی دنیا کی تمام چیزیں جو خدا سے
قریب تر لے جانے والی ہیں اس میں درج ہیں۔ میں پڑھنے لگی۔ دنیا
وآخرت، شرک، توحید اور کیا کیا نہیں دیکھا۔ میں جو کبھی نماز کا
نام بھی نہ لیتی تھی۔ اللہ کے دربار میں سجدہ ریز ہو گئی اور اس کے بعد
بہت سی کتابیں میں نے پڑھی ہیں۔ مولانا مودودی کی قریب قریب
ساری کتابیں پڑھ چکی ہوں اور اب جی نہیں چاہتا کہ ناول کو ہاتھ
لگاؤں۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ ابھی تک جو ہماری زندگی گزری ہے کافرانہ
زندگی گزری ہے۔ اصل زندگی تو اب شروع ہوئی ہے کہ میں پنج وقتہ
نماز کی پابند ہو گئی ہوں۔ پھر تمہارے دولہا بھائی فجر کی اذان سے پہلے
نہاتے ہیں اور اس کے بعد چہل قدمی کرتے ہیں۔ تلاوت قرآن شریف

کے بعد اسلامی کتابوں کا مطالعہ تمام کام سے فارغ ہوکر ناشتہ وغیرہ کرتے ہیں۔

تم تو جانتی ہو کہ میں اس ماحول سے کس قدر بیزار تھی اور اب اتنی دلچسپی ہوگئی ہے کہ ہر وقت اسلامی کتابیں پڑھتی رہتی ہوں۔ کئی مرتبہ سوچا کہ تم لوگوں کو خط لکھوں لیکن یہ سوچ کر کہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد خط لکھوں گی لیکن اس کے فوراً بعد دوسری کتاب پڑھنے لگی ہوں جی چاہتا ہے کہ تمام معلومات حاصل کر لوں اس لئے خط لکھنے میں دیر ہوگئی اور نہ لکھ سکی۔ بہر حال اب برابر خط لکھا کروں گی۔ دارجلنگ جانے کے متعلق تمہارے دولہا بھائی سے بات کی وہ کہتے ہیں کہ آفس میں رہنا ضروری ہے۔ لہذا ان کا جانا مشکل ہے۔ انہوں نے مجھ کو تم لوگوں کے ساتھ جانے کی اجازت دیدی ہے لیکن میرا جی خود ہی نہیں چاہ رہا ہے کہ کہیں گھومنے پھرنے جاؤں۔ اس لئے اس مرتبہ تم ہی لوگ چلے جاؤ۔ اگر موقع ملا تو میں تم لوگوں سے وہاں جا ملوں گی۔ صرف ایک ہفتہ کے لئے جانے سے پہلے خط سے مطلع کر دینا اور وہاں پہنچ کر وہاں کا مکمل پتہ ضرور لکھنا تاکہ تلاش میں آسانی ہو۔

باقی سب خیریت ہے۔ میری طرف سے اماں اور ابو کی خدمت میں سلام عرض کر دینا۔

والسلام

تمہاری سہیلی

بڑی بہن کا خط چھوٹی بہن کے نام

افسانہ پروین - لال باغ - دربھنگہ (بہار)

مورخہ ۲۴ راپریل ۱۹۷۸ء

عزیزی رخسانہ پروین - ہزار ہزار پیار اور دعائیں۔

میں خیریت سے ہوں اور تمہاری خیریت چاہتی ہوں۔ ضروری یہ ہے کہ میں جب سے آئی ہوں میرے سسرال والے بہت ہی خوش رہتے ہیں کیونکہ امی اور ابو کی وہ باتیں مجھے یاد ہیں کہ امی نے کہا تھا کہ بیٹی ایسا چلن اختیار کرنا کہ سبھی عزیز جان نچھاور کرنے لگیں اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ عورتیں گھر سے دو ہی مرتبہ نکلتی ہیں۔ ایک مرتبہ جب اس کی شادی ہوتی ہے اور سسرال جاتی ہے اور دوسری مرتبہ جب وہ مرجاتی ہے اور اس کے جنازہ کو قبرستان لے جایا جاتا ہے۔ میں امی کی باتوں کا ہمیشہ خیال رکھتی ہوں اور اپنے ساس سسر کو اپنا ماں باپ بنا لیا اور چھوٹی نندوں کو اپنی بہن اور دیوروں کو اپنا بھائی سمجھتی ہوں۔ سب سے گھل مل کر رہتی ہوں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تمام لوگ مجھ کو بے حد چاہتے ہیں۔ کئی مرتبہ میں نے اپنی ساس سے کہا کہ چند دن کے لئے مجھے میکے جانے دیجئے۔ تو وہ کہنے لگیں کہ ابھی نہیں میں تمہارے ساتھ جاؤں گی۔ جب جانا۔ میں تمہارے بغیر ایک پل بھی نہیں

رہ سکتی۔
کئی مرتبہ مذاق ہی مذاق میں صالحہ سے کہا کہ میں میکہ چار دن کے لئے جا رہی ہوں تو وہ رونے لگی اور کہنے لگتی ہے کہ میں نہیں جانے دوں گی۔ اس لئے مجبوری ہے۔
ماشاء اللہ اب تم سمجھدار ہوگئی ہو۔ اس لئے میں تم کو نصیحت کرتی ہوں۔ میری پیاری بہن امی جان اب ضعیف ہوگئی ہیں۔ ہر کام میں تم ان کا ہاتھ بٹانا۔ ورنہ امی کو تکلیف ہوگی۔ تمہارے دولہا بھائی اچھے ہیں اور سبھی کو سلام کہتے ہیں۔ میری طرف سے امی اور ابا کو ہزار بار سلام کہنا

والدعا
تمہاری بہن
افسانہ پروین

چھوٹی بہن کا خط بڑی بہن کے نام

رخسانہ پروین۔ از یکھتہ ضلع مدھوبنی (بہار)
مورخہ ۶ جولائی ۱۹۷۹ء

محترمہ باجی حضور۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ کا نوشتہ نامہ ملا۔ پڑھ کر حالات معلوم ہوئے۔ وہ خط امی حضور اور ابا حضور کو دکھلایا خط پڑھتے ہی ابا حضور سجدہ میں

گر گئے اور اللہ کا شکر ادا کیا اور ان کی آنکھ سے آنسو نکل پڑے۔ میں نے سبب پوچھا تو کہنے لگے۔ پگلی یہ خوشی کے آنسو ہیں۔ بہر حال یہاں ابا اور امی بہت خوش ہیں۔ آپ کو ابا نے جو اسلامی تعلیم دلوائی تھی وہ فرمانبرداری اسی تعلیم کی برکت ہے ورنہ آج کل اسکول اور کالج کی لڑکیاں ایسی کہاں ہوتی ہیں۔ شادی ہوتے ہی بیچارے دولہا کو ماں باپ سے الگ کرا دیتی ہیں اور آپس کے تعلقات اس قدر خراب ہوجاتے ہیں کہ صورت تک دیکھنا گوارا نہیں کرتے

ماں باپ کی نصیحت میری اچھی بہن ہمیشہ یاد رکھوگی۔ جب دن سے آپ کا خط پڑھا ہے اسی دن سے امی کا ہاتھ بٹانے لگی ہوں۔ آج کل امی مجھ سے بہت خوش ہیں اور کہتی ہیں کہ اچھی رخسانہ بنو اور ابو نے مجھے اسلامی تعلیم اور قرآن شریف پڑھانے کے لئے ایک استانی کا انتظام کر دیا ہے۔ وہ فجر کی نماز کے بعد آتی ہیں اور مجھے قرآن شریف اور دینیات پڑھاتی ہیں۔ اسلامی تہذیب سکھایا کرتی ہیں۔ وہ استانی بہت اچھی ہیں۔ مجھ کو بیٹی کی طرح چاہتی ہیں۔ ایک دن باتوں ہی باتوں میں میں نے ان سے پوچھ بھی لیا کہ استانی جی آپ کے کتنے بچے ہیں تو وہ رونے لگیں۔ میں نے سبب پوچھا تو کہنے لگیں۔ میرے تمہاری ہی عمر اور تم ہی جیسی ایک لڑکی تھی وہ اللہ کو پیاری ہوگئی اور کچھ دن کے بعد اس کے ابو بھی اس دنیا سے رخصت ہوگئے اور اب میں تنہا اس دنیا کی مصیبت میں پھنس گئی ہوں اور جب تک زندگی

ہے اللہ کی یاد میں گزار دینے کا ارادہ ہے۔ وہ کئی مرتبہ آپ کے متعلق
پوچھ چکی ہیں کہ کب آئے گی۔ کم از کم دو دن کے لئے ضرور آجائیے۔
باقی خیریت ہے۔ ابّو اور امی کی طرف سے دولہا بھائی اور ان کے
بھائی بہنوں کو بہت بہت پیار اور اُن کی امی جان اور ابو جان کو
ہزار ہزار سلام عرض کر دیں۔

والسلام
آپ کی چھوٹی بہن
افسانہ پروین

باپ کا خط بیٹے کے نام

از دہلی
مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۷۹ء

عزیز القدر لختِ جگر۔ بابو عرفان الحسن سلمہٗ

بعد دعا واضح ہو کہ جب سے میں دہلی آیا ہوں تمہاری کوئی خیریت معلوم نہیں ہو سکی۔ میں نے قریب قریب تین خط لکھے ہیں۔ نہ معلوم تم کو خط ملتا ہے یا نہیں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ آتے وقت میں نے تم سے بتلایا تھا کہ کھیتی باڑی کا جتنا بھی کام ہے سب کو مزدور لگوا کر کروا لو گے اور پڑھائی میں بالکل سستی نہ کرنا۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ تم پڑھ رہے ہو

یا یونہی بیٹھے ہو، اور کھیتی وغیرہ کروا چکے ہو یا ابھی باقی ہے۔ اور اگر کھیتی کروا چکے ہو تو کون کون سی چیزیں بوائی ہیں۔ واپسی ڈاک سے فوراً جواب دو۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں نے تم سے یہ بھی کہا تھا کہ قرآن شریف فجر کی نماز کے بعد قاری داؤد صاحب سے پڑھا کرو گے۔ اس کے بعد اسکول کا کام کرو گے۔ کن کن باتوں پر عمل کر رہے ہو مفصل تحریر کرو۔

تیسری بات یہ کہ تم جس سوسائٹی میں رہو۔ اپنے اچھے اخلاق کا ہمیشہ مظاہرہ کرو۔ تم اس طرح زندگی گزارو کہ تمہارا ہر کام اللہ کو پسند ہو اور جس جگہ بھی تمہارا ذکر ہو۔ نیکی اور بھلائی کے ساتھ ہو۔ اور تم جانتے ہو، اچھے اخلاق انسان کیسے سیکھتا ہے۔ وہ اخلاقِ حسنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے حاصل ہوں گے۔ اپنے ملنے والوں کو اپنے اخلاق سے متاثر کرو۔ میں جانتا ہوں کہ تم میں یہ خوبی ہے کہ جس کام کو تم چاہو آسانی سے کر سکتے ہو۔

بیٹا غفلت برتنا اچھی بات نہیں۔ شیطان تو انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے۔ جب بھی موقع ملے گا تو وہ انسان کو گڈھے میں گرانے کی کوشش کرے گا۔ لہذا ہمیشہ جب کوئی غلط خیال دل میں پیدا ہو فوراً لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ لیا کرو۔ اللہ تمام برائیوں سے بچا لے گا۔ عام باتوں پر دھیان دیتے ہوئے عمل کرنے کی کوشش کرو گے۔ باقی خیریت ہے۔ میری جانب سے دادا اور دادی جان کو سلام عرض کر دو گے۔

دعا گو تمہارا والد

والدہ کا خط بیٹی کے نام

از دیوریا

مورخہ ۱۵؍ فروری ۱۹۷۹ء

میری عزیز لاڈلی بیٹی ۔ خدا تمہیں ہمیشہ خوش وخرم رکھے

تمہارا خط نہ آنے کی وجہ سے مجھے بے حد فکر تھی کہ تم کس حال میں ہو اللہ کا شکر ہے کہ تمہارا لکھا ہوا خط مل گیا ہے اور تمام بات معلوم ہوگئی ہے کہ تم اپنے سسرال میں بہت خوش ہو۔ بیٹی میری نصیحتوں کو کبھی فراموش نہ کرنا۔ تمہارا گھر اب وہی ہے۔ شوہر کا گھر ہی عورت کے لئے اپنا گھر ہوتا ہے۔ باپ کا گھر تو ایک سرائے یا مہمان خانہ ہے۔ تم جب بچہ تھیں تو ماں اور باپ کے گھر کو اپنا گھر سمجھتی تھیں۔ اسی طرح کبھی میں نے بھی یہی سمجھا تھا۔ لیکن جوان ہونے کے بعد شادی ہو جاتی ہے تو والد کا گھر پرایا ہو جاتا ہے اور شوہر کا گھر اپنا۔ لہذا میں تم کو نصیحت کرتی ہوں کہ کوئی ایسی حرکت نہ کرنا جس سے تمہارے بزرگوں کو شرمندگی ہو۔ بزرگوں کی عزّت کا ہمیشہ خیال رکھو گی۔ چھوٹے کے ساتھ نرمی برتنا۔ اپنے آپ کو کبھی بڑا نہ سمجھنا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور دوسرے کو نیچ۔ ان کو جنت کی ہوا تک نہیں لگے گی اور وہ

آگ کا ایندھن بنے گا۔

بیٹی مسلمان کی یہی شان ہے کہ اپنے بڑوں کی عزّت اور چھوٹوں پر شفقت کرتے ہیں۔ اس سے اللہ خوش ہوتا ہے اور بزرگوں کی دعاؤں کی وجہ سے وہ سب میں مقبول ہوتے ہیں۔ تم جو کام کرو ٹھیک طریقے سے اور سنبھل کر کرو۔ اپنے شوہر کی خدمت کو اپنا اولین فرض سمجھو کیونکہ وہ مجازی خدا ہوتا ہے۔ تکلیف میں مصیبت میں خوشی میں غم میں۔ ہر حالت میں اللہ کا شکر ادا کرنا اور ان کا ساتھ دینا۔ اگر تم نے مکمل طور پر میری نصیحتوں پر عمل کیا۔ تو یقین جانو کہ دنیا میں بھی راحت سے رہوگی اور آخرت میں اللہ تم کو نیکی کی وجہ سے جنت میں جگہ عطا فرمائے گا۔ میری گڑیا بیٹی میرے پاس دعاؤں کے سوا اور کیا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ خدا تمہیں خوش خرّم رکھے۔ تم خوب پھولو پھلو۔ شاد اور آباد رہو۔

فقط

دعاگو

تمہاری والدہ

بیوی کا خط شوہر کے نام

از بمبئی

مورخہ ۱۹؍ فروری ۱۹۷۹ء

سرتاج من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کو زندگی کے موڑ پر اور ہر راہ پر کامیابی عطا کرے آمین۔ آپ کا خط دیکھتے ہی خوشی کے آنسو نکل پڑے اور جدائی کے تمام غم بھول گئی۔ خدارا جلد جلد خط لکھا کیجئے۔ تاکہ اطمینان قلبی نصیب ہو۔ جب تک آپ کا خط نہیں آتا دل بیحد پریشان رہتا ہے۔ میرے سرتاج آپ کو نہیں معلوم کہ آپ جو خط لکھتے ہیں کتنی مرتبہ میں اس کو پڑھتی ہوں۔ یہاں تک کہ ہر رات آپ کا خط پڑھ کر سوتی ہوں اور اس امید پر کہ جس طرح آپ کا خط آتا ہے آپ بھی اسی طرح یک بیک یہاں آ پہنچیں تو خوشی دو بالا ہو جائے گی۔ آپ کے خط سے پتہ چلتا ہے کہ آپ میرے لئے بہت ہی فکرمند رہتے ہیں اور ہر وقت مجھ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ کتنی خوش نصیب ہوں میں کہ آپ جیسا شوہر اللہ نے مجھ کو عطا کیا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس مہینے کی ۷ تاریخ کو ایک حور جیسی بچی آپ کے گھر پیدا ہوئی ہے۔ اس کے لئے آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔ اس موقع پر تمام رشتہ دار آئے تھے اور ابھی تک مہمانوں کا آنا جانا لگا ہوا ہے۔ ابا جان اور امی جان بہت خوش ہیں وہ شاید آپ کو مبارکبادی کا خط بھی لکھ چکے ہیں۔ آپ خط کو دیکھتے ہی جلد آنے کی کوشش کریں۔ بچی کو دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ حور کا بچہ ہے۔ ہو بہو ناک اور آنکھ کا نقشہ آپ سے ملتا ہے۔ میرے سرتاج آپ کو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ گھر کا

انتظام اللہ کے فضل و کرم سے سب ٹھیک ہی ہے۔ بیوی ہی گھر کی منتظمہ ہوتی ہے وہ چاہے تو گھر کو بنا دے چاہے تو بگاڑ دے۔ اس معاملہ میں خدا اور اس کے رسول نے عورتوں پر جو ذمہ داریاں ڈالی ہیں میں اس کو اچھی طرح جانتی ہوں اور مجھے ہر وقت اس بات کا احساس رہتا ہے۔ ممکن ہو تو ایک عدد میز پوش اور دو جوڑی چپل کسی آنے والے کے ہمراہ بھیجدیں باقی خیریت ہے

منتظر جواب

سائرہ

شوہر کا خط بیوی کے نام

از رسلی گوڑی

مورخہ ۴ راپریل ۱۹۷۹ء

شریک حیات و جان زندگی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ پڑھ کر میں خوشی سے جھوم جھوم گیا۔ اس وقت میرے ایک دوست وہاں پر موجود تھے۔ انہوں نے آفس میں کہہ دیا۔ سب نے مل کر خوب مٹھائیاں کھائیں اور مٹھائی کھلانے میں مجھے بھی مزہ آتا رہا .... قریب قریب پچاس روپے خرچ ہوئے۔

آپ کو بھی صرف مٹھائی کے لئے مبلغ سو روپے بھیج رہا ہوں جس کی مٹھائی منگوا کر آپ اپنی سہیلیوں اور بچے بچیوں، پڑوسی اور

رشتہ داروں میں تقسیم کروا دیں ۔ میں بھی انشاءاللہ بہت جلد آنے کی کوشش کروں گا ۔ عید عنقریب ہے ۔ اس موقع پر ہو سکتا ہے کہ آجاؤں ۔

آپ کو معلوم نہیں کہ مجھے جتنی خوشی ہوئی ہے اتنی خوشی شاید آپ کو بھی نہ ہوئی ہوگی کیونکہ میں نے حدیث میں پڑھا ہے کہ جو شخص ایک لڑکی کی پرورش کریگا تو اس کے بدلے اللہ اس کو جنت میں جگہ دے گا ۔ اب سوچتا ہوں کہ یہ لڑکی نہیں بلکہ میرے لئے جنت میں جانے کا سامان ہے ۔ آپ دیکھیں گی کہ اس کو کس طرح پالوں گا ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ اس کی حیات میں برکت عطا کرے ۔ جب یہ بڑی ہو جائے گی تو میں اس کو اسلامی تعلیم دلواؤں گا ۔ میری بیٹی اسلامی معاشرہ کا ایک نمونہ ہوگی ۔

آپ کو معلوم نہیں کہ میں نے صرف جنت حاصل کرنے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ پہلا جو بچہ مجھ کو دے وہ لڑکی ہو ۔ اللہ نے سن لی ۔ میں کتنا خوش نصیب ہوں اس کا اندازہ مجھ کو بھی نہیں ہے ۔ آپ ان کا نام فرزانہ پروین رکھیں یہ نام مجھے بیحد پسند ہے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں نے آپ کو برابر بتلایا کہ نماز پڑھنے میں کوتاہی نہ کرنا ۔ جو کوتاہی آپ سے ہوئی ہے خدا اس کو معاف کرے ۔ اب آپ باضابطہ طور پر نماز پڑھنا شروع کردیں

تاکہ بچی بھی آپ کے نقش قدم پر چلے ۔ میں اپنے گھر کو اسلامی معاشرہ کا ایک نمونہ بنانا چاہتا ہوں ۔ دُنیا کی چندروزہ زندگی کے لئے لہو ولعب اچھی نہیں اگر ہم یہاں تک کام کریں گے تو اللہ اس سے خوش ہوگا اور اس کے بدلے جنت میں جگہ دے گا جہاں گاؤ تکیہ اور اچھے اچھے میوے اور اور ہر قسم کی عیش وعشرت کے سامان ملیں گے ۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے لہذا اگر کوئی اللہ کا ہو جائے تو اللہ بھی اس کا ہو جاتا ہے ۔ ہمیں کسی سے نہ ڈرنا چاہیے سوائے اللہ کے ۔

مجھے امید ہے کہ آپ اسلامی معاشرہ میں اپنی بچی کو پروان چڑھانے کے لئے میری مدد ضرور کریں گی ۔ تمام لوگوں کو میری طرف سے سلام ۔

فقط انور سعید

(سعودی عرب)

دادی کا خط پوتی کے نام

میری پیاری بیٹی سرور جہاں خوش رہو ۔ میری نیک دعائیں تمہارے ساتھ ہیں ۔

ہر وقت تمہاری یاد ستاتی رہتی ہے ۔ کہ تم کیسی ہو ۔ تمہارا حال کیا حال ہے ۔ تمہارے سسرال والوں کا تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ ہے اپنی خیریت فوراً بوالیسی ڈاک ارسال کرو ۔ میری پیاری بیٹی کوئی

بھی شخص اپنی بیٹی کو اپنے سے الگ نہیں کرتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہر آدمی کو اپنی بیٹی کو ایک گھر سے دوسرے گھر میں دینا ہی پڑتا ہے۔ یہ دنیا کا دستور ہے اور اللہ کا حکم بھی اسی حکم کے مطابق میں نے بھی تم کو اپنے سے جدا کر کے دوسرے کے حوالے کر دیا۔ میری پیاری بیٹی تم جہاں بھی رہو۔ اپنے بڑوں کی عزت کا پاس رکھو گی۔ تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ تمہاری والدہ کا انتقال ہوئے کئی سال گزر گئے۔ اس وقت تم چھوٹی سی ننھی منی گڑیا تھیں جب سے تم کو اپنی آنکھوں کا تارا سمجھ کر پالا پوسا اور ساتھ ہی ساتھ میں نے تمہاری تربیت کا انتظام کیا تاکہ تم پوری واقفیت اسلام اور اسلامی تہذیب کے بارے میں حاصل کر سکو۔ میری بیٹی اس تعلیم کی روشنی میں اپنی زندگی گزارنا تاکہ کسی کو کوئی شکایت کا موقع نہ مل سکے۔ میری نصیحت کو یاد رکھو گی تو انشاء اللہ کبھی بھی کوئی تکلیف نہ اٹھاؤ گی۔ دیکھو بیٹی تم نئے ماحول میں گئی ہو۔ کچھ دن تک تکلیف ضرور ہوگی لیکن رفتہ رفتہ گھل مل جاؤ گی تو پھر جی لگنے لگے گا۔ اپنے ساس سسر کا ہمیشہ خیال کرنا۔ اگر کسی وقت تمہاری زبان کڑوی ہو گئی تو سمجھ لینا وہ زبان نہیں رہی بلکہ نشتر بن گئی۔ اپنی زبان قابو میں رکھنا۔ اگر مجھ سے ملنے کے لئے آؤ تو اپنے شوہر یا خوشدامن سے اجازت لے کر آنا۔ بغیر اجازت مت آنا۔ اپنی خیریت سے برابر مطلع کرتی رہنا۔ دعاگو،

تمہاری دادی

پوتی کا خط دادی کے نام

دادی جان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا لکھا ہوا خط ملا پڑھ کر حالات معلوم ہوئے میری دادی آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ میری امی کو گزرے ہوئے زمانہ گزر گیا لیکن آپ نے مجھے یہ احساس نہ ہونے دیا کہ میری امی اس دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ آپ نے ہمیشہ مجھے اپنی بیٹی ہی سمجھا۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ میری امی اس دنیا میں موجود نہیں ہیں بلکہ میں تو یہی سمجھتی رہی کہ آپ ہی میری امی ہیں۔

میری اچھی دادی۔ آپ نے جو مجھے اسلامی تعلیم دلوائی ہے اس کے اثر سے انشاء اللہ میں کبھی بھی منحرف نہیں ہوں گی۔ میں نے ہمیشہ اپنے بزرگوں کا پاس و لحاظ رکھا ہے اور انشاء اللہ تاحیات اس پر جمی رہوں گی۔ آپ بالکل اطمینان رکھیں۔

میں نے خالہ جان سے میکے جانے کے لئے کہا لیکن وہ کہتی ہیں کہ ابھی تو ایک مہینہ بھی نہیں ہوا اور ابھی سے جانا چاہتی ہو۔ میں نے فرقان کے ابا سے پوچھا ہے وہ کہتے ہیں کچھ دنوں کے بعد چلی جانا۔

میری اچھی دادی آپ نے جو تعلیم مجھ کو دی ہے اور حضور کی جو تعلیم

اور اللہ کا جو حکم اس سلسلے میں ہے۔ میں اس پر پوری طرح چلنے کی کوشش
کر رہی ہوں۔ اللہ کا فضل ہے کہ میں نے آج تک کوئی نماز قضا نہیں
کی ہے۔ اب آگے اللہ کی جو مرضی ہے۔ میں نے سوچ لیا کہ ایسا کوئی قدم
نہ اٹھاؤں گی جس سے کہ کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع ملے اور آپ کی
بدنامی ہو اور لوگ یہ کہیں کہ بغیر ماں کی لڑکی ہے۔ اس لئے تہذیب سے
کوئی واسطہ نہیں۔ میری اچھی دادی آپ اطمینان کلی رکھیں مجھے آپ کی
ہر نصیحت یاد ہے۔ اسی پر عمل کرتی رہوں گی۔

میرے سسرال والے مجھ سے خوش ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسی بہو
ہم نے چاہی تھی ویسی ہی ملی۔ ابو جان کو میری طرف سے سلام عرض
کر دیں گی اور پھوپھی جان سے بھی۔ باقی خیریت ہے

فقط والسلام
آپ کی پوتی

شاگرد کا خط استاد کے نام

از جموں

مورخہ ۶ ر اپریل ۱۹۷۹ء

محترم المقام استاد المکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ میں بی اے کے سالانہ امتحان میں
فرسٹ ڈویژن حاصل کر چکا ہوں اور عنقریب حاضر خدمت ہونے کا

ارادہ ہے۔ اگر کوئی بات مانع نہ ہوئی۔

استاد مکرم آپ ہی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ ناچیز اپنے امتحان
میں کامیاب ہوا۔ اب میرا ارادہ ایم اے کرنے کے ساتھ ساتھ عربی تعلیم
کو بھی مکمل کرنے کا ہے۔ جس سے قرآن اور حدیث سمجھنے میں آسانی ہو۔ اس
سلسلے میں آپ جو مشورہ دیں۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ آپ
میرے متعلق جو بھی سوچیں گے وہ میرے حق میں بہتر ہی ہوگا۔
آپ کے جواب کا بے چینی سے انتظار رہے گا۔

دعاؤں کا طالب
آپ کا شاگرد

استاد کا خط شاگرد کے نام

عزیز من شاگرد رشید سلمہ

ابھی ابھی تمہارا لکھا ہوا خط ملا۔ پڑھ کر حالات معلوم ہوئے
سب سے پہلے تو میں تمہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ تم نے اپنی محنت اور
لگن سے مشکلوں کا سامنا کرتے ہوئے جو تعلیم حاصل کی ہے۔ وہ
قابل مبارکباد ہے۔ بہرحال تم نے جو فیصلہ کیا ہے کہ اس کے بعد بھی
اپنی تعلیم جاری رکھوں گا۔ یہ بہت ہی اچھا سوچا ہے۔ تم فوراً ایم اے
میں داخلہ لے لو اور اپنی تعلیم جاری رکھو۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ
ہیں۔ تم عربی ضرور پڑھو تا کہ دین اور اسلام کو سمجھنے میں دشواری نہ ہو

کیونکہ دنیا فنا ہونے والی ہے اور آخروی زندگی ہی اصل زندگی ہے اور وہ ہمیشگی کی زندگی ہوگی۔ مرنے کے بعد۔ جو جیسا عمل کرے گا ویسا ہی بدلہ اللہ کے یہاں پائے گا۔

ایک مثال دے کر تمہیں سمجھاتا ہوں اس پر غور کروگے تو اس کا جواب خود بخود تم کو مل جائے گا۔ مثلاً تم دیکھتے ہی ہو کہ جو کاشتکار کھیتی کرتا ہے۔ حالانکہ وہ جان کی بازی لگا کر اور پیاسا رہ کر دھوپ اور پانی میں مصیبت اٹھا کر کھیتی کرتا ہے۔ جب فصل پک جاتی ہے تو اس کو کاٹ کر اپنے گھر لاتا ہے اور سال بھر آرام سے کھاتا ہے۔ اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور جو نہ کھیتی کرتا ہے اور نہ کوئی کام ہی کرتا ہے تو جب لوگ کھیتی کاٹنے لگتے ہیں۔ اس وقت اس کو افسوس ہوتا ہے۔

اسی طرح آخرت کی زندگی کے متعلق بھی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی جو تعلیم ہے اس پر جو شخص عمل کرے گا۔ اس کے لئے جنت ہے۔ اور جنت کب ملے گی۔ مرنے کے بعد۔ جو اللہ کی عبادت اور خوشنودی کے لئے کام کرے گا وہی کامیاب ہوگا اور جو شخص اس پر عمل نہیں کریگا تو مرنے کے بعد اس کے لئے بدبختی ہے اور جہنم اس کا ٹھکانہ۔ اس کے لئے موت ہوگی نہ آرام۔ تکلیف سے وہ موت کی تمنا کرے گا لیکن موت نہیں آئے گی۔ تم نے جو عربی پڑھنے اور دین اسلام کو سمجھنے کا ارادہ کیا ہے اللہ تمہارے ارادے میں پختگی عطا فرمائے اور تم اس پر کاربند ہو جاؤ۔ آمین۔

اور نماز میں کبھی غفلت نہ کرنا۔ اگر ذرا سی بھی غفلت کی تو شیطان تمہارے اوپر غالب آجائے گا اور تم کو گمراہ کردے گا۔ تم ہمیشہ لاحول ولاقوۃ پڑھتے رہا کرو۔ شیطان تم سے دور رہے گا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تمہیں دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرماوے۔ آمین۔

دعاگو

تمہارا استاد

شاگردہ کے نام خط

عزیزہ سلمہ دعائیں۔

تمہاری اماں جان کا خط ملا۔ دلی مسرت ہوئی کیونکہ جس طرح تمہاری والدہ نے تمہاری تعلیم کا انتظام کیا تھا۔ آج کل کوئی والدہ اپنی اولاد کے لئے نہیں کرتی۔

یہ سن کر دلی مسرت ہوئی کہ تم روزانہ پنجگانہ نماز ادا کرتی ہو اور بعد نماز فجر تم تلاوت بھی کرتی ہو۔ اس کے علاوہ گھر کا تمام کام تم اپنے ہاتھ سے کرتی ہو۔ یہاں تک کہ کھانا پکانا، سینا پرونا تک کرلیتی ہو ہاں معلوم ہوا ہے کہ تم کشیدہ کاری بھی اچھی کرلیتی ہو۔ تمہاری اماں نے لکھا ہے کہ فرصت کے اوقات تم ضائع نہیں کرتیں اور اپنی ایک سہیلی سے کشیدہ کاری کا کام سیکھتی ہو اور قریب قریب وہ کام مکمل بھی کرچکی ہو۔ میری بیٹی تجھے گلے لگانے کو جی چاہتا ہے لیکن مجبور ہوں

کیونکہ تم تک جانا مشکل ہے ۔ تم اتنی دُور دراز رہتی ہو کہ ایک بوڑھی کے لئے وہاں تک جانا مشکل ہے ۔

اگر تم نیک نہ بن سکتیں اور ادب سکھانے کے بعد بھی عمل نہ کرتیں تو مجھے کس قدر شرمندگی ہوتی اور ندامت سے میری گردن جھک جاتی ۔ لیکن ایسا نہ ہوا ۔ تم نے میری گردن جھکنے نہیں دی ۔ آج میں جتنا فخر کروں کم ہے ۔

میری اچھی بیٹی مجھے معلوم ہوا ہے کہ اب تم پرائے گھر جانے والی ہو ۔ وہاں بھی بڑوں کے احترام کا خیال رکھنا تاکہ کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملے ۔ بڑوں کا ہمیشہ احترام کرنا اور چھوٹوں سے شفقت سے پیش آنا ۔ اسلام یہی سکھلاتا ہے ۔

آخیر میں میری دُعا ہے کہ تم زندگی بھر پھولو پھلو ۔ کوئی کانٹا تمہارے پاؤں میں چبھنے نہ پائے

فقط دعاگو
تمہاری استانی
ریحانہ

تعزیت نامہ

مکتبہ گلستانِ ادب دہلی
مورخہ ۳ جنوری ۱۹۷۹ء

برادرِ مکرم السلام و علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا ۔ بڑا ہی صدمہ پہنچا ۔ اچانک عزیزی سلطان اس دنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف چلے گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اللہ انکو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور آپ کو صبر و تحمل عطا فرماوے ۔ آمین ۔ یقیناً آپ کے لئے یہ صدمہ بہت ہی عظیم ہے لیکن قادرِ مطلق کو یہی منظور تھا تو ہم اور آپ کیا کر سکتے ہیں ۔ آپ کو چاہیے کہ صبر سے کام لیں ۔ کیونکہ اولاد امانت ہے ۔ یہ اللہ کی امانت تھی ۔ جب تک ان کی مرضی تھی ۔ آپ کے گھر چھوڑا اور اس کی مرضی ہوئی بلا لیا ۔ آپ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں ۔ اگر آپ ہی صبر سے کام نہ لیں گے تو بھابی جان اور بھی صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیں گی ۔

اللہ آپ کو اس سے بہتر جزا اور نعم البدل عطا فرماوے آمین ۔

یہاں سب کو انتہائی صدمہ پہنچا ہے ۔ سب لوگ آپ کے غم میں شریک ہیں ۔

آپ کے غم میں برابر کا شریک
آپ کا چھوٹا بھائی

ملازم کے نام خط

از بمبئی
مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۷۹ء

عزیزی اصغر علی سلمہ

میرے آنے سے چند روز قبل ہی تم چلے گئے اور تم کو جانا ہی چاہیے تھا کیونکہ تمہارے والد کی بیماری کا معاملہ تھا۔ میرے غائبانہ میں تم نے جس حسن و خوبی سے کارخانہ کے کام کو بڑھایا ہے وہ قابلِ تعریف ہے میں سمجھتا ہوں کہ جتنی ترقی تمہاری وجہ سے ان تین ماہ کے عرصہ میں کارخانے میں ہوئی ہے۔ شاید میری موجودگی میں بھی نہ ہوتی۔ ہر ملازم کی زبان سے تمہاری تعریف سن کر خوشی ہوئی

واپسی ڈاک سے تحریر کرو کہ اب تمہارے والد کیسے ہیں۔ اگر روپے کی ضرورت ہو تو خط کے ذریعہ آگاہ کرو تاکہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیا جائے۔

صدیق احمد

درخواست ۲

از مہراجپور مدھوبنی۔ (بہار) ۲۷ جنوری ۱۹۷۹ء

بخدمت جناب صدر مدرس صاحب
مدرسہ رحمانیہ یکھتہ مدھوبنی (بہار)

حضرت قبلہ مولانا ممتاز علی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

خادم کے بڑے بھائی کی شادی خانہ آبادی ۳ فروری ۱۹۷۹ء کو ہونا طے پائی ہے۔ لہذا شرکت ضروری ہے۔ کیونکہ والد محترم نے خاص طور پر بلایا ہے۔ لہذا جناب عالی سے گزارش ہے کہ ایک ہفتہ کی چھٹی عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

اور ساتھ ہی ساتھ ابو جان نے آپ سے بھی اس موقع پر شریک ہونے کی استدعا کی ہے لہذا کمترین کی آرزو ہے کہ حضرت ۲۳ فروری ۱۹۷۹ء بعد نماز مغرب بارات میں شرکت فرما کر عزت افزائی فرمادیں۔ آپ تمام اساتذہ دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائیں عنایت ہوگی۔

آپ تمام لوگوں کی شرکت کا طالب

آپ کا شاگرد
عرفان الحسن
متعلم مدرسہ رحمانیہ یکھتہ مدھوبنی
(بہار)

درخواست

جناب ہیڈ ماسٹر صاحب
لوکہا ہائی اسکول۔ ضلع مدھوبنی (بہار)
محترم المقام جناب حضرت مولانا افتخار الحسن صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

گذارش خدمت اقدس میں ہے کہ گرمی کی تعطیل کے بعد سے ابھی تک میں مسلسل بیمار ہوں۔ اس لئے تیاری مشکل ہی سے کر پا رہا ہوں پھر بھی کوشش کر رہا ہوں کہ امتحان میں شریک ہو جاؤں۔

پریشانی اس بات کی ہے کہ اب کی جو ٹیسٹ امتحان ہوا ہے اس میں بیماری کی وجہ سے شرکت نہ کر سکا۔ لہٰذا اگر آپ اجازت دے دیں تو سالانہ امتحان میں شریک ہو کر امتحان دے ڈالوں۔ اگر قسمت نے ساتھ دیا تو انشاء اللہ کامیاب ہو جاؤں گا اور ایک سال میرا بچ جائے گا۔

مجھے امید ہے کہ سالانہ امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دے کر شکریہ کا موقع فراہم کریں گے

والسلام
رضوان